بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

یوں تو جنگ کے ہولناک اور تباہ کن اثرات سے زندگی کا کوئی شعبہ بھی محفوظ نہیں ہے لیکن سب سے زیادہ قابل رحم حالت ان تصنیفی اور تالیفی اداروں کی ہے جو اپنا ایک مخصوص معیار رکھتے ہیں اور جن کے کام کا مقصد کوئی تجارتی کاروبار نہیں بلکہ ان کے چند اجتماعی مقاصد ہیں جن کی تکمیل کے لئے انھوں نے کمر ہمت چست کر لی ہے اور ان کو اپنا معیار اتنا عزیز ہے کہ اسے نباہنے کے لئے بڑی سے بڑی مشکل کو بھی انگیز کر سکتے ہیں۔

دسمبر ۱۹۴۲ء کے ختم پر خدا کا شکر ہے ندوۃ المصنفین کی عمر کے پانچ سال ختم ہوگئے، اگرچہ کاغذ کی گرانی اب ہوش ربا حد تک پہنچ گئی ہے اور اس میں ذرا مبالغہ نہیں کہ اب بجائے ایک روپیہ کے بارہ روپیہ خرچ ہو رہے ہیں لیکن سنین ماضیہ کی طرح امسال بھی ادارہ کی طرف سے چار کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) قصص القرآن جلد ۲ صفحات ۴۰۸ قیمت للعہ ر

(۲) مسلمانوں کا عروج و زوال صفحات ۱۶۸ قیمت عہ ر

(۳) تاریخ ملت کا دوسرا حصہ یعنی خلافت راشدہ صفحات ۴۳۲ قیمت عا ر

(۴) اسلام کا اقتصادی نظام دوسرا ایڈیشن صفحات ۳۶۰ قیمت سے ر

ان کتابوں کو دیکھ کر آپ خود معلوم کر سکتے ہیں کہ ان کی طباعت و کتابت اور کاغذ کا معیار بالکل وہی ہے جو گذشتہ سالوں کی کتابوں کا تھا۔ اور اس کے باوجود ان کتابوں کی قیمتیں جو رکھی گئی ہیں وہ بھی نہایت مناسب و موزوں ہیں۔

ندوۃ المصنفین کے معاونین و محسنین کو ہر سال ادارہ کی طرف سے چار کتابیں پیش کی جاتی ہیں امسال بھی ہم ان کو چار کتابیں ہی دیں گے لیکن ان حضرات کو یہ واضح رہنا چاہئے کہ امسال کی چوتھی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" ہے

یہ کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جو متعدد اضافوں اور جدید ترتیب کے اعتبار سے پہلے اڈیشن سے کہیں زیادہ ضخیم اور بہتر ہے اس لئے جو قدیم معاونین ومحسنین اس کتاب کو لینا چاہیں وہ ایک کارڈ کے ذریعہ دفتر کو مطلع کردیں ان کی خدمت میں مذکورۂ بالا چاروں کتابیں ارسال کردی جائیں گی، لیکن جو حضرات اب اس جدید اڈیشن کو لینا پسند نہیں کرتے ان کو ادارہ کی طرف سے کوئی اور کتاب جو اس معیار کی ہوگی اور جسے وہ لینا پسند کریں گے پیش کردیجائیگی امید ہے کہ ہمارے کرم فرما معاونین ومحسنین ہم کو یہ اطلاع کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ وہ اسلام کا اقتصادی نظام جدید اڈیشن چاہتے ہیں یا کوئی اور کتاب۔

اس سلسلہ میں افسوس کے ساتھ ہمیں یہ اطلاع بھی دینی ہے کہ ہم نے سال کے شروع میں معاونین و محسنین کو توقع دلائی تھی کہ "اسلام کا نظام سلطنت" نامی کتاب زیر تالیف وترتیب ہے اور ہم اسے ۱۹۴۲ء کی کتابوں کے ساتھ شائع کرسکیں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ توقع کے بالکل خلاف اس کتاب کی تالیف وترتیب میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی اور اس کا حجم بھی توقع سے کہیں زیادہ ہوگیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ کتاب کے اکثر اجزا کی کتابت ہوچکی ہے لیکن اول تو ابھی تالیف کے اختتام میں ہی کچھ اور دن صرف ہوں گے، پھر اس کے بعد مرحلہ کاغذ کی فراہمی کا ہے۔ اب نوبت گرانی سے گذر کر کاغذ کی نایابی تک پہنچ چکی ہے۔ اس لئے بہ ظاہر مستقبل قریب میں اس کتاب کے شائع ہونے کی امید نہیں ہے۔ خدا نے چاہا تو ۱۹۴۳ء کی کتابوں کے ساتھ یہ شائع ہوگی۔

کاغذ کی سخت پریشان کن گرانی کو دیکھکر بعض مخلص دوستوں کا اصرار تھا کہ برہان کا سالانہ چندہ اور معاونین ومحسنین کی شرح فیس بڑھادی جائے تاکہ ادارہ زیادہ زیر بار نہ ہو۔ ہم نے کئی دن تک اس مشورہ پر غور کیا اور آخر کار فیصلہ یہ ہوا کہ ابھی ہندوستان میں خالص علمی اور سنجیدہ کاموں کی خاطر خواہ قدر نہیں ہے، اگر ہم اپنے اخراجات کے مطابق چندہ میں اور فیسوں میں اضافہ کریں تو برہان کا سالانہ چندہ بجائے پانچ روپے کے پندرہ روپے

اور معاونین ومحسنین کی فیسیں بارہ اور پچیس کے بجائے چھتیس اور پچھتر روپے ہونی چاہئیں۔ ظاہر ہے کہ لوگ امن کے زمانہ میں بھی اتنی رقم سالانہ ادا نہیں کر سکتے۔ موجودہ دور جنگ میں جبکہ ضرورت کی تمام چیزیں بیحد گراں ہورہی ہیں یہ رقم کس طرح ادا کر سکیں گے۔ اس بنا پر ہم سب کی رائے یہ ہی ہوئی کہ برہان کا سالانہ چندہ اور معاونین و محسنین کی فیسیں حسب سابق ہی رکھی جائیں اور برہان کی ضخامت کو بھی بدستور ہی رہنے دیا جائے۔ لوگ اگر ایثار اور قربانی نہیں کر سکتے تو ندوۃ المصنفین کو اپنی بساط کے مطابق اُن مقاصد کی خاطر جن کے لئے وہ قائم ہوا ہے، ایثار وفداکاری سے کام لینا چاہئے۔ وعلی اللہ التکلان وبہ التوفیق۔

۱۹۴۳ء کے لئے جو کتابیں تیار ہورہی ہیں وہ لغت، تاریخ اور تفسیر سے متعلق ہیں، ہمارا اس سال بھی عزم یہی ہے کہ ہر طرح کی مشکلات کے باوجود ادارہ کی طرف سے اپنے معاونین ومحسنین کی خدمت میں چار کتابیں پیش کریں لیکن ہمارے دوستوں کو یہ حقیقت نظر انداز نہیں کرنی چاہئے کہ کاغذ جس رفتار سے کمیاب ہوتا جارہا ہے اگر رفتار یہی رہی تو عجب نہیں کہ ہم اس ارادہ میں کامیاب نہ ہوسکیں، ہمارے پاس کاغذ کا اسٹاک نہیں ہے پھر بڑی مشکلوں سے جو کاغذ دستیاب ہوتا ہے وہ برہان کی نذر ہوجاتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو رسالہ تو مقررہ وقت پر شائع ہوتا ہی رہے یہ شروع سال میں ہی لکھدینا اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اگر کوشش کے باوجود ہم ۱۹۴۳ء میں چار کتابیں نہیں بلکہ اس سے کم کتابیں شائع کرسکے تو امید ہے ہمارے دوستوں کو شکایت نہ ہوگی اور وہ اس کو ہماری مجبوری پر محمول فرمائیں گے۔